Urdu

Gewaltprävention
MiMi Mit Migranten
für Migranten

تشدد کے بغیر تربیت – کیسے ممکن ہے؟

مہا جرین اور نقل مکانی کرکے آنیوالے خاندانوں میں تربیت کے ذمہ دار افراد کی خاندانی مشاورت کے لیے

تم التشجيع من قِبَل:

Die Beauftragte der Bundesregierung
für Migration, Flüchtlinge und
Integration

Ethno-
Medizinisches
Zentrum e.V.

پیشترس

بچےاورنو جوانوں کو بالغ عمری کی حد تک پہچنے تک ایک خوش قسمت فرد بننا چاہیئے. انھیں صحت مند اور خود اعتماد ہو نا چاہیئے. بچے ہمارے اچھے مستقبل کی امیدیں ہیں. یہ مشاورتی کتابچہ خاندانوں میں بچوں کی تشدد سے پاک تربیت کی ضمانت کی خاطر تیار کیا گیا ہے. تشدد سے بچاؤہم سب کے لیے ایک اہم کام والدین اور تربیت کے ذمہ دار افراد کے لیے.

بچوں کی تربیت کیسے کی جائے یا والدین اور بچوں کی تربیت کے ذمہ داران بچوں سے کس طرح کا رویہ اختیار کریں اس ضمن میں مختلف معاشرے میں مختلف تصورات پائے جاتے ہیں. نووارد خاندانوں کے لیے جو کسی نئے ملک میں آیں کے لیے اس نئے معاشرے میں ضم ہونے کے لیے اس ملک میں رایج تربیتی اوصول اور قوانین کا جاننا اور سمجھنا ازحد ضروری ہے.

باب اول برائےکتابچہ مشاورتی ہذا میں اس لیے جرمنی میں رایج بچوں کی تربیت کے اصول اور ضروری قوانین اور حقوق سےروشناس کرایا جائے گا.

باب دوم برائے کتابچہ مشاورتی ہذا میں مختلف طرح کے تشد د کا ذکر کیا جائے گا جو بچوں کے ساتھ ممکنہ طور پر بچوں کے ساتھ پیش آ سکتے ہیں. اور ان کے مضمرات بھی. خاص کر خاندانوں میں جنگ کے دوران، ہجرت کے دوران اور منتقلی وطن کے دوران پیش آ نیوالے تشد د کے واقعات بچوں کی نفسیاتی مسایل کی وجوہ بنتے ہیں.

باب سوم برائے کتابچہ مشاورتی ہذا میں ہم کو بتا یں گے کہ تربیت کے دوران بچوں پر تشد د سے اجتناب کتنا ضروری ہے اور بچوں کی تربیت پیار محبت اور توجہ کی متقاضی ہے. اکثر و بیشتر والدین اور تربیت کے ذمہ داران خود ہی بچوں پر تشد د کو ہی تربیت کا واحد طریقہ جان کر تشد د کرتے ہیں. جرمنی میں سن 2000 سے قانونا» ایسا کرنا جرم ہے.

باب چہارم برائے کتابچہ مشاورتی ہذا میں اس بات کی اطلاع دی جائے گی کہ والدین اور ذمہ داران تربیت افراد کو پریشانی کی صورت میں کس سے رجوع کرنا چاہیئے. ہمارے بچوں کی صحت، ان کی تحفظ اور محبت سے بھرپور نشو ونما کے لیے بچوں کی تشد د سے پاک تربیت کی ضمانت ہے.

Impressum

Gewaltfrei erziehen – wie geht das?
Ein Familienratgeber für Geflüchtete und neu zugewanderte Erziehungspersonen

Herausgeber:
Ethno-Medizinisches Zentrum e.V.
Königstraße 6, 30175 Hannover

Konzeption, Inhalt, Erstellung:
Duale Hochschule Baden-Württemberg Villingen-Schwenningen (DHBW)
– Institut für Transkulturelle Gesundheitsforschung
Ethno-Medizinisches Zentrum e.V. (EMZ e.V.)
– MiMi Integrationslabor Berlin (MiMi Lab)

Förderung: Beauftragte der Bundesregierung für Migration, Flüchtlinge und Integration

Projektleitung: Ramazan Salman (EMZ e.V.), Prof. Dr. Dr. Jan Ilhan Kizilhan (DHBW)

Redaktion: Ahmet Kimil, Prof. Dr. Dr. Jan Ilhan Kizilhan, Claudia Klett, Anette Metzger, Anne Rosenberg, Andreas Sauter, Ramazan Salman, Silvio Schelle, Soner Tuna, Prof. Dr. Haci-Halil Uslucan, Prof. Dr. Hans-Peter Waldhoff

Layout und Satz: eindruck.net, 30175 Hannover

Illustrationen: deanhills.com, 55130 Mainz

Übersetzung: Dolmetscherdienst – Ethno-Medizinisches Zentrum e.V.

Alle Rechte vorbehalten. Das Werk ist urheberrechtlich geschützt. Jede Verwendung in anderen als den gesetzlich zugelassenen Fällen bedarf deshalb der vorherigen schriftlichen Genehmigung durch den Herausgeber.

Diese Publikation können Sie jederzeit über die Webseiten „www.mimi-gegen-gewalt.de“ oder „www.mimi-bestellportal.de“ in folgenden Sprachen anfordern:
Arabisch, Bulgarisch, Dari, Deutsch, Englisch, Farsi, Französisch, Kurdisch, Paschto, Polnisch, Russisch, Serbisch/Bosnisch/Kroatisch, Somali, Spanisch, Tigrinya, Türkisch und Urdu.

1. Auflage · Stand: November 2019

مندراجات

1. خاندان اور تربیت جرمنی میں 4

جرمنی میں بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے مقاصد کیا ہیں؟

جرمنی میں بچوں اور والدین کی تحفظ کے لیے کون کون سے قوانین موجود ہیں؟

2. بچوں کے خلاف تشدد...10

کس طرح کے تشد د بچوں کی کامیاب تربیت میں مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں؟

خاندان کے اندر تشد د کے واقعات کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟

بچوں کی تربیت پر جنگ، ہجرت اور تشدد کے منفی نفسیاتی اثرات کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟

3. بچوں کی تربیت میں تشدد 16

کیا تشدد کے ذریعہ تربیت ممکن ہے؟

اگر میں کسی طرح تربیتی مراحل کے دوران پریشانی یا بے بسی محسوس کروں تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

بچوں کی تربیت کس طرح بچوں کو تحفظ پہنچا سکتے ہیں؟

ہجرت اور انخلا کے بعد بچوں کی تربیت کے سلسلے میں مجھے کیا جاننا ضروری ہے؟

4. تحفظ اطفال جرمنی میں 19

مجھے مدد کہاں سے مل سکتی ہے؟

بچوں اور نوجوانوں کی مدد کن کن سہولیات پر مبنی ہے؟

دفتر برائے نابالغاں افراد (یوگنڈ امٹ) کب مداخلت کا مجاذ ہوتا ہے؟

خلاصہ 22

چند رابطے کے پتے اور مدد کی پیشکش 24

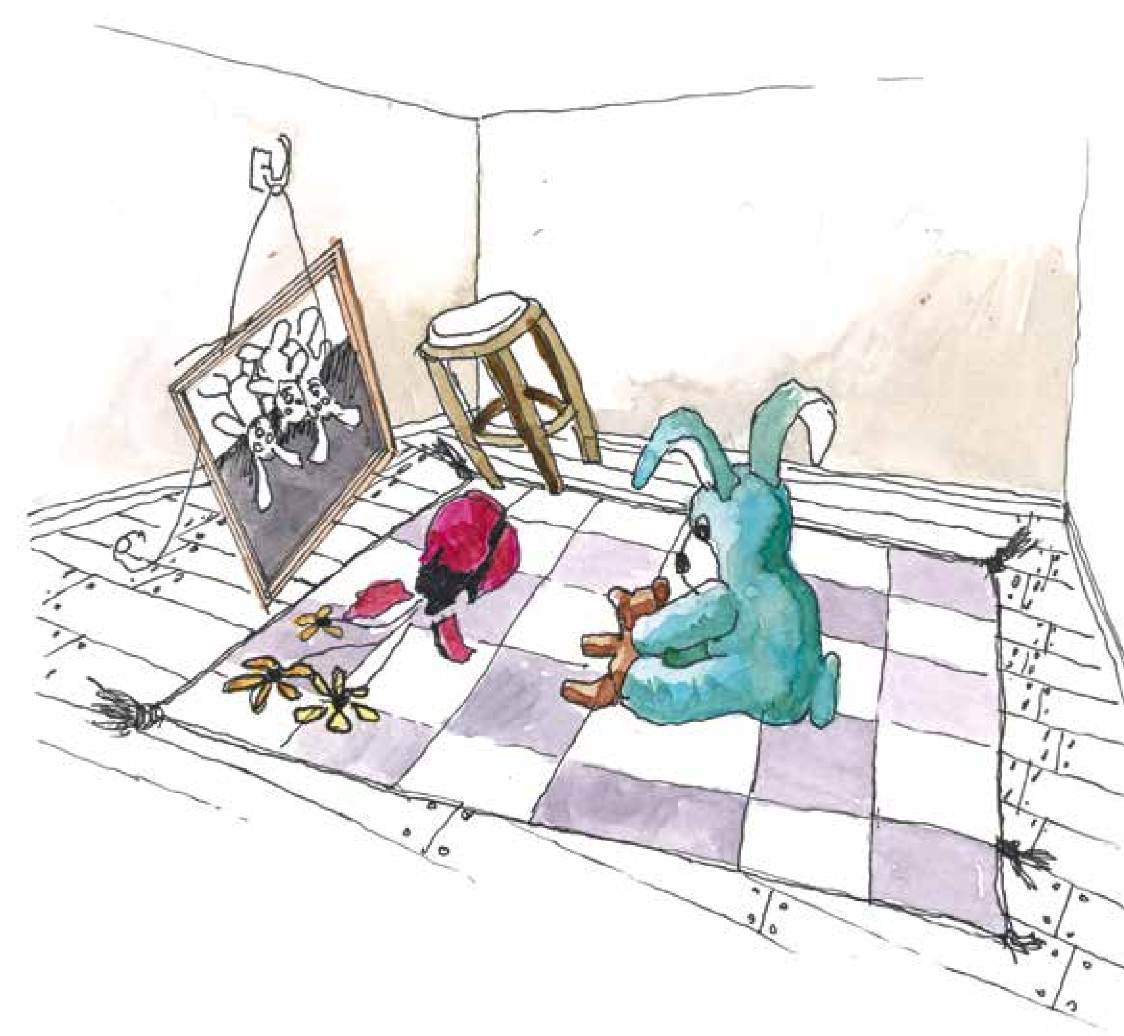

1. جرمنی میں خاندان اور تربیت

دوسرے ممالک سے ہجرت کرکے آنیوالے خاندان ایسے ممالک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں جن کے یہاں کی تربیتی تصور جرمنی میں رایج قوانین سے مختلف ہوتے ہیں. اس وجہ سے ان لوگوں میں پریشانی، لاچارگی اور اختلا فات جنم نیتے ہیں خاص کر جب والدین اور بچے جرمنی میں رایج قوانین سے بہر آور نہ ہوں.

جرمنی میں بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے مقاصد کیا ہیں؟

مغربی معاشرے اور جرمنی میں تربیت کے سوال پر سب سے زیادہ اہمیت ہر ایک بچے کی مخصوص ذاتی و انفرادی صلاحیت کو بڑھاوا دینا سب سے اہم جانا جاتا ہے. ہر بچے کا یہ پیدایشی حق ہے کہ اس کی ذاتی انفرادی شخصیت کی نشوونما کسی بھی طرح سے مجروع ہونے سے محفوظ رہے.

والدین اور تربیتی نظام (جس میں کنڈرگارٹن اور اسکول شامل ہیں) کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کی جسمانی، ذہنی، اور روحانی نشو ونما کو بڑھانے کی کوشش کریں.

بچوں کو اپنی انفرادی خواہشات کا اظہارکرنا اور ان خواہشات کا احترام کیا جانا چاہیئے. بچے کو یہ سیکھنا چاہیئے کہ وہ خود اپنی اور اپنے معاشرےکی کس طرح سے ذمہ داریاں اٹھا سکتا ہے.

جرمنی میں بچوں کی تربیت کی ذمہ دایوں سے بہرآور ہونے کے لئے بچوں کی نشو ونما کے مراحل کو سمجھنا ضروری ہے. جسے دو مختلف مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے.

بچپن

بچپن سے مراد بچوں کی پیدایش سے لیکر ان کی بلوغت کی عمر تک پہنچنے کے عرصے کو مانا جاتا ہے. جرمن قوانین کے مطابق تمام 14 سال سے کم عمر مفراد بچے سمجھے جاتے ہیں

بچپن میں ہی بچوں کے مستقبل کی بنیاد رکھی جاتی ہے. بچپن میں رکھی گی بنیاد پر ہی آنیوالی عمارت کی تعمیر کی جاتی ہے. اس وجہ سے بچپن میں ایک صحت مندانہ نشو ونما بچے کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے. صلاحیتیں اور زندگی کے تصورات زندگی جن کی بچپن میں داغ بیل ڈال دی جائے ان کی انسان کی ساری زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں.

تمام بچوں خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، غریب ہوں یا امیر، جرمن شہری ہوں یا نہیں، پر لازم ہے کہ وہ چھ سال کی عمر سے اسکول جایں. والدین قانونی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اس بات کو یقینی بنایں کہ بچے کم از کم نو سال اسکول میں پڑھیں.

مہاجر خاندان کو، جرمنی آنے کے بعد مقررہ معینہ مدت کے اندر بچوں کو لازمی اسکول بھیجنا ہوتا ہے. یہ مقرر کردہ مدت البتہ مختلف صوبوں میں مختلف ہے.

> **!** بچوں کو تحفظ نوجوانان کے قوانین کے تحت کام پر جانے کی ممانیت ہے. مخصوص حالت میں 13 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد اس سے استثنا ممکن ہے.بچوں کی کفالت والدین کی ذمہ داری ہے. ضرورت پڑنے پر سرکاری معاونت بھی ممکن ہے.

گھریلو خانہ داری میں بچے بڑھتی غمر کے ساتھ ساتھ مختلف کام میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں. لیکن اس وجہ سے کہ بچے گھریلو کام کاج میں مدد کریں، بچوں کی دیگر مصروفیات مثلاً اسکول جانا، ہوم ورک کا مکمل کرنا، ٹیوشن پڑھنا یا کھیل کود اور آرام کرنا وغیرہ متاثر نہیں ہونے چاہیں.

بچوں کی انفرادی نشو ونما اور پڑھای کے ساتھ ساتھ بچوں کا تحفظ اور ان کی حفاظت بھی بہت ضروری عوامل ہیں. اکثر اوقات بچوں کو خطرات اوردرپیش پریشانی کا درست اندازہ لگانے میں مشکلات ہوتی ہیں اور اس وجہ سے وہ بالغ افراد کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے تشدد کا شکار ہو جاتے ہیں.

نوجوان (نابالغ)

جرمن قانون کے مطابق ایسے تمام افراد جن کی عمریں 14 سال ہوں مگر وہ ابھی 18 سال سے کم عمرکے ہوں نوجوان سمجھے جاتے ہیں. نوجوانی میں بچے بالغ افراد بننے کے مراحل سے گزرتے ہیں. ان دنوں جسمانی اور روحانی بالیدگی سب سے اہم ہوتی ہے.

نوجوان بچے اپنی روز مرہ زندگی کے اوربعد میں آنیوالی اپنی پیشہ وارانہ زندگی کی اہم معلومات و قواید کی بنیادی تعلیم اسکولوں میں حاصل کرتے ہیں. عام طورپر اس دوران مستقبل میں چنے جانے والے پیشے اور ہنر کے چناؤ کا فیصلہ کیا جاتا ہے.

جرمنی کےبہت سارےصوبوں میں بچوں کا یہ قانونی حق اور ذمہ داری ہے کہ وہ 18 سال کی عمر تک عام اسکول اور فنی تعلیم کے اسکول پابندی سے جایا کریں. اپنے پیشے کے چناؤ میں رالدین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بچوں کو مشورے دیں مگر اس کا فیصلہ کرنے کا انہیں کوی اختیار نہیں. لڑکیوں کو اپنے پیشے کے چناؤ کا ویسا ہی آزادانہ حق حاصل ہے جیسے لڑکرں کو.

اپنے ہم عمر نوجوانوں سے رابطے میں رہنا نوجوانوں کے لیے بہت ضروری ہے. اکثر اوقات ان کے مابین پیارمحبت کے تعلق استوار ہو جاتے ہیں، جو کہ دراصل آیندہ زندگی کے لیے خاندان کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سمجھا جانا چاہیئے.

جنسی اور ازدواجی تعلقات قانونی طورپر جایز مانے جاتے ہیں. 18 سال سے بڑی عمر کے افراد جرمنی میں بالغ مانے جاتے ہیں. 14 سال سے کم عمرنوجوانوں (بچے/ بچیوں) کا بالغ افراد کے ساتھ جنسی اختلاط قانونی طور پر سختی سے ممنوع اور قابل جرم ہے. یہ ایسی صورت میں بھی ممنوع اور قابل جرم ہے جبکہ بظاہر بچے اس بات پر راضی نظر آتے ہوں. تعزیراتی قوانین کی کتاب میں اسے بچوں سے «جنسی بے راہ روی» کے زمرے میں (پیراگراف 176، حصہ 1) کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے.

* ان اصطلاحات کو ترچھی تحریر میں لکھ کر واضع گیا ہے

«بچے اگر بہت چھوٹے ہوں تو ان کی مدد کریں کہ وہ جڑ پکڑ سکیں اور جب وہ بڑے ہو جائیں تو انہیں ضرور پر دیں.» (ہندوستانی کہاوت)

جرمنی کے شہری قوانین کے مطابق کسی بھی فرد کو شادی کرنے کی اجازت 18 سال کے بعد ہوتی ہے.(پیراگراف 1303) تعزیرابی قوانین کی کتاب میں یہ بات شامل ہے کہ کسی بھی عمر کے کسی بھی فرد کو زیر تشدد یا تشدد کےاستعمال کی دھمکی کے تحت شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے. ایسا کرنا شدید قسم کے ہراساں کے ضمن قابل جرم (پیراگراف 237) کے تحت ہے.

یہ بالکل عم سی بات ہے کہ اس عمر میں نوجوان کافی حد تک خاندان سے دوری اختیارکرنے کی کوشش کرتے ہیں. اس کی وجہ والدین اور نوجوانوں کے مابین اختلافات اوراختلاف رائے بھی ہو سکتے ہیں. اس طرح کے اختلافات اس بات کی نشاندہی کر تے ہیں کہ بچے اپنی شخصیت کی نمو کے دور سے گزر رہے ہیں. اور ان میں خود اعتمادی بہال ہورہی ہے. والدین کی ایسی صورت میں یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی راہنماکریں بچوں کو ان کی عمروں کے مطابق آزادی دیں. اور انہیں ان کی رائے کا حق دیں.

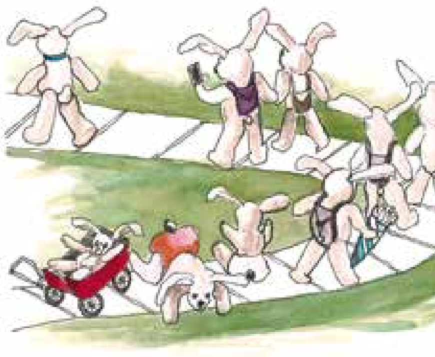

اس دورانیہ میں والدین کے دماغ میں بچوں کی تربیت، بچوں سےاختلافات اور ان کا حل اور بچوں کی حدود کے تعین کے سلسلے بہت سارے سوالات ابھرتے ہیں اور وہ کافی پریشان ہواتے ہیں. ان اٹھنے سوالات کے حل کے لیے والدین بلا معاوضہ اور نامعلوم رہ نوجوانوں کی تربیت کے ماہرین سے رہنمائ حاصل کر سکتے ہیں یا والدین کے لیے مختص ٹیلیفون پر رابطہ کر سکتے ہیں.

بچے جن کے ساتھ معذوری ہو

ایسے افراد جن کے ساتھ کوئ معذوری ہو ان کا بھی بالکل ایسے ہی جیسے غیر معذور افراد، یہ حق ہے کہ وہ اپنے بچپن اور نوجوانی میں بہترین جسمانی ہور روحانی نشوونما پا ئیں. جس حد تک ممکن ہو انہیں اپنے میں بارے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیارہو. انہیں ممکنہ حد تک معاشرے کے دیگر شعبوں مثلاً» اسکول و تعلیم میں برابرکے مواقع میسر ہوں. تاہم اس کے لیے ان کی تعلیم اور تربیت کے لیے بہت زیادہ محنت اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے. اور بچوں اور والدین کے مابین تعلقات میں بہت زیادہ توجہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے.

معذوری کی ممکنہ صورت

- معذوری کی وجہ جسمانی تکالیف ہو سکتی ہے، اس سے چلنے پھرنے یا سماعت و بصارت متاثر ہو سکتی ہے . جس کی وجہ سے ہلنا جلنا یا بات چیت میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں.
- بچے کی روحانی صحت اس وجہ مستقلاً» متاثر ہو سکتی ہے.

- مثال کے طور پر کسی نفسیاتی تکلیف کی وجہ سے. اس کے ایسے آثار نظر آتے ہوں کہ بچہ مسلسل اور لمبے اوقات تک غصے کی حالت میں رہے، جذباتی ہیجان میں مبتلا رہے یا اداس رہے اور تنہائ پسند ہو کر رہ جائے. اس وجہ سے معذور بچہ دوسرے افراد اور اسکول یا کنڈر گارٹن میں رابط رکھنے میں دشواری کا سامنا کر تا ہو.
- ممکنہ طور پر اس کی ذہنی استعداد یا چیزوں کوجاننے، سمجھنے، پڑھنے وغیرہ میں اس کی صلاحیتیں کسی طرح متاثر ہوں.

ایسے والدین جن کا کوئ بچہ کسی طرح کی معذوری کا شکار ہو ان کے ذہنوں میں بے شمار سوالات اٹھتے ہیں اور وہ غیر یقینی صورتحال سے بھی دوچار ہوتے ہیں. اور ایک ایسے مناسب کنڈرگارٹن، اسکول اور مناسب فنی تعلیم کے اسکول کا تلاش میں خاصی دشواری پیش آتی ہے. گھرانے کے ایک فرد، کنبے کے کسی فرد کی روک ٹوک والدین کے لئے مشکلات کھڑی کرنے کا باعث بن سکتے ہیں.

جرمنی میں مختلف طرح کے قوانین سے نتھی ایسی امداد کے مواقع موجود ہیں جو ایسے معذور بچوں کو اس طرح مدد دیتے ہیں کہ وہ بوجوہ معذوری کسی حق تلفی سے بچ سکیں. مثال کے طور پر ایسے مخصوص کنڈرگارٹن (مدد دینے والے) اسکول یا ایسے ادارے جو بچوں کو اسکول اور فنی تعلیم کے مدارے لانے لے جانے کی سہولیات بہم پنچاتے ہیں. اور ایسے ادارے ہر خاندان کی اپنی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی مدد کرتے ہیں.

مذید اورسہولیات کی آفر آپ کو »خاندان کوتحفظ دینے والے ادارے« اور «خاندان کے بوجھ ہلکا کرنے والے ادارے»
„Familienunterstützenden Dienst und dem
„Familienentlastenden Dienst.
کہلاتے ہیں. اس طرح کے ادارے ایسے خاندانوں کے والدین ، بھائ بہن اور خود ایسے متاثرہ بچوں کی مدد کرتے ہیں . بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری والدین کے پاس ہی رہتی ہے.

معذوری کے ساتھ بچوں کے والدین کی مدد کر نے کی ایک اہم جگہ بچوں کے ڈاکٹراور خواتین ڈاکٹروں کے مطب ہیں. یہ لوگ اسپیشیلسٹ ڈاکٹروں کو دکھانے کا نسخہ جاری کرنے کا اختیار رکھتے ہیں. Sozialpädiatrischen Zentren (SPZ)

اگر زبان کے سمجھنے میں دقت ہو تو مترجم کی خدمات لی جا سکتی ہیں. کچھ زبانوں معذوری کے ساتھ بچوں کے والدین کی مدد کر نے کے لیےاطلاعی کتابچہ کے ترجمے بھی مہیا ہیں. کچھ شہروں میں ایسی مدد گار تنظیمیں ایسے مہاجر خاندانوں نے بنائ ہیں جو خود کسی معذوری کے ساتھ بچوں کے والدین ہی ہیں. تاکہ باہمی امداد کی جا سکے.

یہاں اوپر درج کی گئ سہولیات اور امداد کا لینا، کسی زیر تفتیش سیاسی پناہ کے لئے کسی بھی طرح سے منفی اثر نہیں رکھ کرت ہیں. معذوری کے ساتھ بچوں کو خصوصی تحفظ دیا جاتا ہے.انہیں ویزے کے سلسلے میں وقتی تحفظ حاصل ہے. (پیراگراف 24 حصہ 1) اور ضروری علاج معالجے اور دیگر سہولیات مکمل طریقے سے بہم پہنچایا جاتا ہے. جیسا کہ سیاسی پناہ کی امداد کے قانون (پیرا گراف 6 حصہ 2) میں درج ہے.

والدین اور بچوں کے کیا کیا حقوق ہیں ؟ میں جرمنی

بچوں کی تربیت اور والدین سے بچوں کے تعلقات کے متعلق جرمنی میں مختلف قوانین بنائے گئے ہیں.

بنیادی قوانین (GG)

جرمنی میں بچوں کو پیدائش سے ہی وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو حقوق کسی بالغ فرد کو دیئے جاتے ہیں. یہ قوانین بنیادی قوانین میں شامل کیے گئے ہیں.

اہم بلیا دی قوانین یہ ہیں:

- شخصی احترام ہر حال میں سب سے اہم ہے. اور حکومت کے تمام ادارے اس کی تجفظ اور اس پر عمل در آمد کرنے کے پابند ہیں.
- ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی شخصی نشو ونما کی آزادانہ ترویج کرے، مگر اس حد تک کہ کسی دوسرے کے حقوق کی پائمالی کیئے بغیر.اور جو قانون اور معاشرتی اقدار سے متصادم نہ ہو. (آر ٹیکل 2، حصہ 1)
- ہر کسی کو زندہ رہنے اور محفوظ زندگی گذارنے کا مکمل اختیار ہے. شخصی آزادی پر کوئ پابندی ممکن نہیں. ان قوانین پر صرف بنیادی قوانین ہی اثر انداز ہو سکتے ہیں.

بچے پیدائش کے بعد سے ایک مکمل شخصیت کے حامل افراد مانے جاتے ہیں جن کے اپنے حقوق ہیں اور جن پر اپنی ذمہ داری ہے. والدین کی اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے. اور وہ اس سلسلے میں ان کی مدد کرتے ہیں. والدین کا یہ قانونی حق اور ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ان کی قانونی طور پر مقرر سن بلوغت یعنی 18 سال کی عمر تک دیکھ بھال کریں اور ان تربیت کریں. _آرٹیکل 6 حصہ 2 جی جی) بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت ایسی ہونی چاہیئے جو بچے کی مثبت نشوونما کا مواب بنے.

اقوام متحدہ کا بچوں کا کنونشن

18 سال تک کے بچوں کے عالمی حقوق اقوام متحدہ کے بچوں کے کنونشن میں متعین کر دیئے گئے ہیں. ان قوانین جرمنی میں سن سے 1992 لا گو ہیں. اور ان کی تین اہم شعبے ہیں.

- پرورش کا حق: اس میں مثال کے طور پر بچوں کی صحت کی مناسب دیکھ بھال کا حق، مناسب تعلیم کا حق، اور معیاری زندگی کی بنیادی سہولتوں کا حق جیسے قوانین شامل ہیں.
- تمدنی، معلومااتی اور خصہ داری کا حق: اس میں مثال کے طور پر بچوں کی اظہار آزادی کے حقوق، اپنی نجی زندگی گذارنے کے حقوق اور کھیل کود کے اوقات کے حقوق شامل ہیں.
- تحفظ کے حصول کا حق: اس میں مثال کے طور پر بچوں کا ہر طرح کے جسمانی اور روحانی تشدد سے محفوظ رہنے کا حق، بچوں کا ہر طرح کے جنسی ہراساں سے بچاؤ کا حق ، بچوں کا ہر طرح کے جنسی اور معاشی استحصال سے بچاؤ کا حق. جیسے حقوق شامل کیئے گئے ہیں.

شہری کتاب قانون میں عائلی قوانی (BGB)

والدین کی اپنے بچوں کے لیے، وہ نافذ قومی قوانین، جو حقوق و ذ مہ داری برائے اطفال کو بیان کرتے ہیں، شہری قوانین میں رقم کیےگئے

ہیں. اور اس کے تحت ایک فرد کی ذمہ داری صرف خاندان کی نہیں ہے بلکہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے جو وہ اپنی امداد سے پوری کرنے کی پابند ہے. جبکہ والدین کو بچوں کے لیے سب سے اہم رابطے کے افراد مانے جاتے ہیں. اور بچے کی جملہ نشوونما کے تنہا ذمہ دار مانے جاتے ہیں.

شہری کتاب قانون میں درج اہم قوانین

- والدین کی ذمہ داری کہ وہ نابا لغ بچوں کی دیکھ بھال کریں (پیرا گراف 1626 حصہ 1) اس میں یہ بات بھی خاص طور سے شامل ہے کہ بچوں کی دیکھ بھا ل کی ذمہ داری اور اس کا حق ، بچوں کی تربیت، ان کی نگہ داشت اور ان کے قیام کی جگہ کا تعین کرنے کا اصل حقدار والدین ہیں. (پیرا گراف 1631 حصہ 1)
- والدین کی بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ماں اور باپ کی باہم رضامندی سے، بچے کے بہترین مفاد میں مل کر ادا کریں گے. (پیرا گراف 1627 حصہ 1). ماں اور باپ کی قان کی نظر میں برابر کی ذمہ داری ہے اور تربیت ودیگر تمام فیصلے کرنے میں برابر کا حق بھی ہے.
- بچوں کی بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی صلاحیتیں اور ضروریاتوں اور نمو پاتی خود اعتمادی کا والدین کو خیال رکھنا ضروری ہے. بچے کی پرورش کے سلسلے کے فیصلے ان کی عمروں کے لحاظ سے بچوں کی رضامندی اور ممکنہ حد تک ان کے مشوروں سے طے کیے جانے چاہییں.(پیرا گراف 1626 حصہ 2)

ضروری: بچوں کا یہ قانونی حق ہے کہ ان کی تربیت تشدد سے پاک ہو. جسمانی سزایں، روحانی تکلیف اور ایسے تمام غیر اخلاقی طریقے

غیر قانونی ہیں. (پیرا گراف 1631 حصہ 2) والدین کو بچوں کوایسی کوئ تدبیر کرنا مثلا خطرات سے بچا نے کے لیے پکڑ کر رکھنے کی اجازت تو ہے مگرتربیت کے دوران کسی بھی طرح کی تشدد خاص کر جسمانی تشدد ممنوع ہیں اور ایسا کرنے کی صورت میں ان کے خلاف مقدمہ کیا جا سکتا ہے.

تعزیراتی قوانین (StGB)

ایسے تمام عمل یا غفلت جو والدین یا تربیت کے مجاز افراد کی جانب سے برتی جائے، جن سے بچے زدکوب ہوں یا ان کو غیر اخلاقی و انسانی برتاؤ کا سامنا کرنا پڑے انہیں تعزیراتی کتاب قانون میں «تحفظ کے حقداروں کے ساتھ نامناسب رویہ » کے زمرے میں جرم سمجھاجاتا ہے (پیرا گراف 225) کے تحت. اس میں بچوں کی جانب سے جان بوجھ کر اس نیت سے ایسی غفلت برتنا اس سے بچوں کو جسمانی یا روحانی تکلیف پہنچنے کے خدشات رونما ہوتے ہرں.

2. بچوں کے خلاف تشد

دنیا بھر میں تمام بچوں کا یہ حق ہے کہ انہیں ہر طرح کے تشد د سے بچایا جائے. اس کے باوجود بچوں کے ساتھ تشدد کے بہت سارے واقعات ہوتے رہتے ہیں. اور ایسا اکثر وہ لوگ ان پر تشدد کرتے ہیں جن افراد سے یہ مانوس ہوتے ہیں، ان پریہ بچے بھروسہ کرتے ہیں. اور ان کے شب وروز ان کے ساتھ گزرتے ہیں: والدین یا رشتہ دار. اور معذوری کے ساتھ بچوں کو ایسی تشدد کا نشانہ بننے کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں چونکہ وہ کم مزاحمت کر سکتے ہیں.

تشدد کے کون کون سی شکلیں ایسی ہیں جن سے تربیتی کامیابی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

تشدد کی اقسام بہت مختلف ہو سکتی ہیں.

جسمانی تشدد

جسمانی تشدد سے مراد بچوں کو ایسی تمام جسمانی اذیت سے دوچار ہونا ہے،جو بچوں کو ظاہری یا قایم رہنے والے نشانات دے جاتے ہوں، اس بات سے قطع نظر کہ ان میں کتنی شدت ہو،

مثال کے طور پر:

- مارنا پیٹنا، نوچنا، ٹھڈے مارنا، چوٹ لگانا یا گلا دبانا
- کسی چیز مثلا ڈنڈے، بیلٹ یا کانچ کے کسی ٹکڑے سے زخمی کرنا یا مارنا
- چھوٹے بچوں کو جھنجھوڑنا
- گرم پانی یا کسی گرم اشیا سے جلانا / داخنا زہر دینا

رو حارنی تشدد

روحانی تشدد میں جسم پر تشدد نہیں کیا جاتا بلکہ روح کو زخمی کیا جاتا ہے، جس سے کسی بچے کا تخشص اور اس کی شخصی وقار مجروع ہوتا ہے. ایسا کبھی لفظوں سے، اشاروں کسی عمل کے ذریعہ کیا جا تا ہے.

رو حارنی تشدد سے دوچاربچے منفی محسوسات کے ذریعہ اس کا شکار ہوتے ہیں. گو بظاہر ایسی روحانی تشدد کے اثرات نظر نہیں آتے ہیں مگر درحقیقت ان کے سنگین نتایج بچوں کی نشوونما میں خطرناک صورت میں ظاہر ہوتے ہیں.

بچوں کے خلاف تشدد میں روحانی تشدد کا استعمال سب زیادہ عام ہے. اسے اکثر تربیت کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے اورزیادہ تر ایسا تربیت کرنے والے کی صلاحیت کی فقدان کی وجہ ہی ہوتا ہے.

مثالیں:

- چیخنا چلّا نا
- بچوں کے سوالوں کو نظرانداز کرنا، بچوں کوگری نظروں سے دیکھنا یا دانستہ ان کی جانب سے نظریں پھیر لینا.
- بند کرنا مثال کے طورکسی کمرے میں بند کیا جانا
- دھمکیاں دینا جیسے یہ کہنا کے»اگر تم نے ایسا نہ کیا تو بہت برا ہوگا. اگر تم نے ایسا دوبارہ کیا تومیں تمہیں کسی کو دے دوں گی. میں تمیں جان سے مار دوں گی.

- بےعزتی کرنا یا کم حیثیت جاننا جیسے یہ کہنا :» مجھے تم سے محبت نہیں. تم میری نظروں سے دور ہو جاؤ.تم تو اس لائق ہو ہی نہیں. میں نے ایسی کون سی غلطی کی تھی کہ مجھے تم جیسا بچہ ملا ہے؟»
- بچوں پر الزام تراشی کرنا جیسے:»صرف تمہاری وجہ سے میری طبعیت خراب رہتی ہے. اگر تم نہیں سدھرو گے تو میں مذیداوربیمار پڑجاؤں گا. اگر میں نے تمہیں نہ پیدا کیا ہوتا تو میری زندگی بہت زیادہ بہترگزرتی.

جنسی تشدد

جنسی تشدد کے زمرے میں ایسے تمام عمل آتے ہیں جو کسی فرد کی اپنی جنسی خود کی ساختہ خواہش کی نفی کرنے کا با عث بنتے ہوں. یعنی کسی کی آزادانہ خواہش کے بر خلاف برپا ہو.

والدین یا دوسرے بالغ افراد کا، جو کسی طرح سے بچوں کے قریب ہوں ان کا بچوں کے سامنے یا بچوں سے تمام طرح کے جنسی عمل کرنا قانون کی نظر میں ممنوع اور جرم ہے اگر بچے بظاہراس بات پر رضامند نظرآتے ہوں یا اس پر مزاحمت نہ کررہے ہوں، ایسا کرنا تب بھی جرم ہے.

جنسی تشدد کے مضمرات اکثر و بیشتر نہایت سنگین نتایج لیے ہوتے ہیں اور طویل مدت کے لیے جسمانی اور روحانی روگ کا سبب بنتے ہیں.

جنسی تشدد کی مثالیں:

- اپنی نفسانی خواہش کے زیر اثر بچوں کے اعضائے مخصوصہ جیسے چھاتی، چوتڑ کو چھونا
- بچوں کی ننگی تصویریں یا ننگی فلمیں بنانا
- بچوں کو بالغ افراد کا اپنے عضو تناسل یا اعضائے مخصوصہ کو دیکھنے یا چھونے پر مجبورکرنا.
- عضو تناسل، انگلی، زبان یا کوئ بھی چیز بچوں کے جسم میں داخل کرنا (زنا/بلاد کار کرنا).
- کسی دوسرے فرد سے جنسی عمل کے لیے بجوں کو مجبور کر نا.

غفلت برتنا

غفلت برتنا بچوں کو غیر متحرک طریقے سے زخمی کرنے کا باعث بنتا ہے. والدین اگر بچوں کی مکمل طریقے سے دیکھ بھال نہ کریں یا بچوں کی طرف سے لا پرواہی برتیں تو بچوں کی بنیادی ضروریات ایک عرصے تک یا مستقل یا باربار پوری نہیں ہو پاتی ہیں جس بچوں میں کوئ جسمانی یا نفسیاتی نقص پیدا ہو سکتا ہے. اور اس کی بدترین شکل یہ ہو سکتی ہے کہ مثال کے طور پر بچے کی بھوک یا پیاس سے موت واقع ہوجائے.

مثالیں:

- بچوں کو کوئ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق غذا مہیا کی جائے، ان کی جسمانی صنائ نہ کی جائے اور نامناسب نگہداشت کے سبب انہیں خطرات میں ڈال دیا جائے.
- یار محبت نہ دی جائے. انہیں ان کی عمروں کے مطا بق ان کی درست راہنمائ نہ کی جائے. مثال کے طور پر بچے کو ہر روز کئ کئی گھنٹوں کے لیے ٹی وی دیکھنے یا کمپیوٹر پر کھیلنے کے لی چھوڑ دیا جائے. خطرات سے آگاہی نہ کرائ جائے، منشیات کے استعمال یا بچوں سے سرذد ہوئے جرائم کو برداشت کیا جائے یا ان کی حوصلہ افزائ کی جائے.

- بچوں کی لازمی صحت کی تشخیص اور ان کے مطابق ضروری علاج معالجہ سے اجتناب کیا جائے۔
- اسکول جانے اور اسکول ہوم ورک میں بچوں کی ضروری مدد نہ کی جائے۔ اور بچوں کے اسکول کے ناغے کوبرداشت کیا جائے یا اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

بچوں کی نشوونما پر تشدد کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

بچوں میں تشدد کی وجہ سے فوری رد عمل کے طور پر اثرات دیکھنے میں آئے ہیں:

- جھٹکا لگنا ، سکتے میں آجانا، بات کرنے کے قابل نہ رہنا
- خوف، ہیجان کا طاری ہونا، چیخنا چلانا
- دیر تک روتے رہنا
- لپٹنا
- مزاحمت کرنا، ہاتھ پاؤں مارنا
- پریشانی ظاہر ارنا

درمیانی مدت کے لیے اور طویل مدتی اثرات یہ ہو سکتے ہیں:

- تنہائی اور روپوشی
- خود اعتمادی میں کمی، اور اندرونی عدم تحفظ
- کھیل کود اور دیگر مشغولیات سے عدم دلچسپی
- ڈیپریشن جیسی کیفیت
- بہت زیادہ خوف
- ماں یا ولی کے بازوں سے بھنچے رہنا
- بالیدگی اور نشوونما میں رکاوٹ
- پرانی عدم اعتمادی کا لوٹ آنا جیسے کہ بستر میں پیشاب کا خطا ہونا یا دوبارہ سے بچوں کی طرح بولنا شروع کردینا۔
- نیند میں خلل، اسکول میں ناکامی، عدم توجہی
- خود اعتمادی کی کمی، اپنی حیثیت میں کمی کا احساس
- تشدد کے رجحانات، غصے میں اضافہ
- خود کو نقصان پہچانے کا رویہ، جیسے کھانے سے عدم رغبت، منشیات کا استعمال، سگریٹ نوشی
- خود کو نقصان پہچانا، خود کشی کا خطرہ

طویل المدتی اثرات اور مستقل طور پر نقصانات یہ ہو سکتے ہیں:

- جسمانی گہری تکالیف جیسے سر میں درد، پیٹ میں درد یا پیٹھ میں درد
- زندگی کی مثبت حس کا فقدان
- اپنے ہم جنسوں کی وقعت کا نہ ہونا، اکثر جنسی تشدد کے تجربات کے بعد
- اپنے آپ کو کم حیثیت جاننا
- سماجی تعلقات سے دوری اور ان سے خائف رہنا
- تعلقات میں ہونے والے منفی واقعات کا دہرانا
- ہونے والے منفی واقعات کی توجیح پیش کرنا اور ان کے ہونے سے انکار
- خودکشی کے خیالات اور خود کشی کے خطرات

جنس کے مخصوص مسائل و اثرات:

لڑکیوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں زیادہ اندرونی خلفشاربرپا ہوتے ہیں جیسے:

- غیر یقینی
- ہار ماننا
- خود کو نقصان پہچانا، خود کو زخمی کرنا
- رابطے رکھنے سے اجتناب

لڑکوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں زیادہ بیرونی خلفشاربرپا ہوتے ہیں جیسے:

- تشدد کو تسلیم کرنا
- حاوی ہونے کے رجحانات
- عورتوں اور لڑکیوں سے متنفر ہونا
- الفاظوں اور عملی صورت میں جنسی حملے
- بڑتی ہوئی جار حیت
- تشدد اور دھماکانے والے طرز عمل

بالغوں کے مقابل بچے نشوونما کی حالت میں ہوتے ہیں. اگر بچوں کو تشدد سہنا پڑے تو ان کے جسم پر دیر تک قائم رہنے والے اثرات رہ جاتے ہیں اور اس روحانی کرب سے ان کی آیندہ زندگی کی شخصیت مجروع ہوجاتی ہے.

کیوں اہلخانہ کی جانب سے کیے گئے تشدد کےخاص اثرات ہوتے ہیں؟

خاندان وہ جگہ ہے جہاں بچے کو تحفظ کا احساس ملتا ہے. اگر بچے کو اس کے اہل خانہ سے کسی تشدد کے تجربات سے دوچار ہونا پڑے تو اس کا یہ احساس تحفظ زائل ہو جاتا ہے.اور وہ اس کے برعکس یہ سمجھتا ہے کہ افراد خانہ کے مابین تشدد اور رد کیا جانا ایک عام جائز رویہ ہے۔

والدین اور تربیت دینے والے افراد بچوں کے لیے ایسے ہوتے ہیں جیسے یہی ان کی دنیا ہو. والدین یا افراد خانہ کے تشدد کیے جانے اور رد کیے جانے سے بچوں میں یہ احساس جا گزیں ہو جاتا ہے اس دنیا میں ان کی کوئ ضرورت نہیں .اس کا نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ اسی اسی سے بھی محبت اور توجہ کی امید نہ رکھے. اور پھر بچے بھی اسی طرح ہر کسی کے ساتھ عدم اعتماد اور اسے رد کرنے کا رویہ روا رکھتے ہیں.

بچےاپنے خاندان یا اہل خانہ کی جانب سے تشدد کے تجربات سے دوچار ہونےکی صورت میں ذہنی خلفشار کا شکار ہو جاتے ہیں. اور وہ اپنے نہایت قریبی افراد سے خود کو دور رکھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں. بعض اوقات تشدد کرنے والے قریبی افراد تشدد کرنے کے بعد بچے سے محبت اور دلجوئی کا اظہار کرتے ہیں، اس کا نتیجہ بچے میں ایسی صورت میں رونما ہوتا ہے کہ انہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا رویہ اختیار کریں ان کے اندر جذباتی ہیجان پیدا ہو جاتے ہیں. بچے اپنا قصور اوراپنے اندر خامیاں تلاش کرنے لگتے ہیں اور اس شدت سے کہ وہ خود سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں.

بہت بچے خاموشی سے تشدد جھیلتے رہتے ہیں چونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کا خندان ٹوٹ جائے یا پھران کے والدین ان پر دباؤ ڈالتےہیں کہ وہ خاموشی اختیار کریں.

بچوں کے سامنے تشدد کا کیا جانا

ایک خاص طریقہ روحانی تشدد بچوں پر یہ ہوتا ہے کہ والدین آپس میں ایک دوسرے پر تشدد کریں. بچے مار پیٹ، بے عزتی اور بلاد کار(جنسی تشدد) کی تکالیف تب بھی محسوس کرتے ہیں جبکہ یہ تشدد ان پر براہ راست نہ کیا گیا ہو بلکہ انہیں تشدد کا بالواسطہ ادراک ہو. مثال کے طور پر وہ کمرے میں ہوں اورانہیں تشدد کے کیے جانے کی آوازیں یا آہٹیں آرہی ہوں. یا پھر انہیں والدین کے رویوں سے احساس ہو کہ والدین کے مابین کچھ چل رہا ہے.

بچوں میں تشدد ایک خوف کی صورتحال پیدا کردیتا ہے. خوف جس کے وہ شکار ہو جاتے ہیں. انہیں اس بات کا بھی خوف ستا تا رہتا ہے کہ تشدد کی وجہ سے شاید وہ اپنے والدین کھو بیٹھیں گے.

انہیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ خود قصوروار ہیں یا تشدد کو روکنے کی طا قت رکھنے سے قاصر ہیں. بچے والدین کے مابین پرتشدد تعلقات کی بناہ پر شاید مناسب توجہ اور دیکھ بھال سے محروم رہتے ہیں.

اپنے جذباتی ہیجان میں وہ ایک ہی وقت میں والدین سے محبت اور نفرت کرنے لگتے ہیں. وہ شرم محسوس کرتے یا سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ والدین کے مابین جھگڑے کیوں ہوتے ہیں.

ایسے بچے جن کو بچپن میں والدین کے مابین جھگڑے کوسہنا پڑا ہو، میں بڑے ہوکر خود اپنے شریک سفر سے جھگڑنے کے رجحانات کے خدشات ہوتے ہیں اور وہ حملہ آور یا شکار بن جاتے ہیں.

ایسے بچے جن کو بچپن میں اہلے خانہ کے مابین مابین جھگڑےسے متاثرہونا پڑا ہو وہ اس کے اثرات بڑے ہوکر بھی محسوس کرتے ہیں. اور اس طرح وہ اپنے آنیوالی زندگ میں اپنے شریک زندگی کے ساتھ اور خود اپنے خاندان میں اس کی وہ بنیاد رکھتے ہیں ویسے ہی تعلقات کو فروغ دینے کے خطرات سے دوچار رہتے ہیں. تشدد کی روک تھام کہ وہ آئندہ نسلوں میں منتقل نہ ہو یہ ضروری ہے کہ بچوں کی درست اور صحت مندانہ تربیت کی جائے!

جنگ ، ہجرت اور ٹراؤما(ما بعد تشدد اثرات) کے تربیت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

متذکرہ تمام طریقہ تشدد خاندان سے باہر اور جنگ یا ہجرت کے دوران بھی پیش آ سکتے ہیں. اس طرح کے تشدد کے واقعات کے تجربے سے دوچار ہونے والے بچوں میں اسی طرح کے گہرے اثرات چھوڑ سکتے ہیں، جس کا اثر ان کے رویوں میں ظاہر ہوتے ہیں. اور یہاں بھی ایسے خطرات موجود ہوتے ہیں کہ بچے بعد میں خود تشدد کا راستہ اختیار کریں اور شکار یا حملہ کرنے والے میں سے کسی ایک کا کردار اپنا لیں. تربیتی مراحل میں قبل ازیں ہونے والے ایسے واقعات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے.

3. تربیتی مراحل میں تشدد کا استعمال

تربیتی مراحل میں تشدد کا استعمال ہمیشہ ہی نقصان پہچانے کا سبب بنتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں اسے قانونی طور پر ممنوع قرار دےدیا گیا ہے۔ تشدد کے تجربات سہنے سے جسمانی اور روحانی بیماریوں کے ، روحانی پیچیدگیوں کے، اسکول میں مشکلات پیش آنس کے، خود تشدد پسند بن جانے کے یا تشدد کا شکار ہوجانے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ان تمام مشکل اور دشوارنتائج کے ظہور ہونے کے با وجود کبھی کبھار والدین اور تربیت کرنے والے افراد تشدد کو تربیت کا حصہ گردان جان کر اس کا دفاع کرتے ہیں۔

کیا تشدد تربیت کا ذریعہ بن سکتا ہے ؟

بچے کوئ برا کردار لیکر نہیں پیدا ہوتے ہیں، جسے بڑوں کے لیے طاقت کے ذریعہ بدلنا ضروری ہوتا ہو۔

یہ بات سائنسی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ بچے اپنے ارد گرد کے انسانوں کے ہی اثرات قبول کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ بچے دیکھ کر اور نقل کرکے سیکھتے ہیں۔ اگر بچوں کو پیار محبت اور عزت دے کران کی تربیت کی جائے گی تو وہ دوسروں کی عزت کرنا اورشفقت سے پیش آنا سیکھیں گے اور دوسروں سے ایسے ہی پیش آئیں گے۔ اگربچوں کی تربیت میں تشدد اور زور زبردستی کی جائے گی تو وہ تشدد اور زور زبردستی سے زندگی گزارنا سیکھیں گے اور ممکنہ صورت میں دوسروں پر بھی آزمائیں گے۔ اور اس کے باوجود ایسے بھی بچے ہوتے ہیں جو بہت زیادہ پیار اور توجہ دینے کے باوجود ان کی تربیت کٹھن ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ایسے چھوٹے بچے جوبہت روتے ہیں یا ایسے بچے جو ہاتھ پیر پٹختے ہیں۔ لیکن اکثر ان کے ان طرز عمل کی وجوہات ہوتی ہیں، جو ابتدا میں اوجھل ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ کوئی روحانی تکلیف بھی ہوسکتی ہے ایسے والدین کو چاہیئے کہ وہ کسی طرح کی مدد لینے کی کوشش کریں۔

بچوں کی تربیت کا حق ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بچے آپ کے ہر حکم کو بلا چوں چراں مان لیں،اور والدین کی خدمت پر معمور ہوں.

بچے ایک بھرپور اور مکمل شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور والدین کی ذاتی ملکیت نہیں۔ حکم کی تعمیل ہی صرف عزت کےاظہار کا طریقہ نہیں، بلکہ خوف کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ والدین اور بچوں کے مابین حکم اور جبر کے تعلقات کا اکثر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بچوں میں اپنی شخصی وقعت کھو دینے کا احساس اجاگر ہوتا ہے جوکہ صحت مند نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے۔

بچپن میں تشدد کے تجربات کا یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ بچہ والدین کو تسلیم کرنے سے منکر یا ان سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ ان میں فرسٹریشن، مایوسی اور غصے کی حالت کا طاری ہونا ممکن ہے۔ جو کہ کمزور پر ظاہر ہوا کر تا ہے۔ اگر بچے بڑے اور جسمانی طورپر طاقت ور ہوں تو اس بات کا بھی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ والدین کے خلاف تشدد کا استعمال کریں یا ان سے منھ موڑ لیں۔

بعض والدین نے خود اپنے بچپن میں تشدد کا تجربہ کیا ہوتا ہے اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ: « اس کا مجھ پر کوئی برا اثر نہیں پڑا «. مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اس بات سے ان کو یہ حق مل جاتا ہے کہ وہ بچے کےخلاف طاقت کا استعمال کرسکتے ہیں.

بچوں کے خلاف کیے جانے والے تشدد ہمیشہ اپنے نشانات چھوڑ جاتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ یہ کس صورت میں کیے گئے ہوں۔ بچوں سے اختلاف یا ان کی حدود مقرر کرنے کے لیئے ان پر تشدد کرنا قطعی ضروری نہیں۔

اگر بچوں کے معاملات، جھگڑے والدین کی جانب سے تشدد کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی جائے تو بچے بھی یہی رویہ اپنا لیتے ہیں۔ ایسے مشاورت اور تربیتی کورس میں حصہ لیاجا سکتا ہے جس میں یہ آگاہی دی جات ہے کہ کس طرح بچوں کی ان کی حدود مقرر کردیں جائیں بغیر تشدد کے استعمال کے۔

بے یار و مددگار ہوتا محسوس ہونے کی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیئے ؟

پریشان کن(اسٹریس) صورتحال بچوں اور نوجوانوں کے خلاف تشدد کے استعمال کا موجب بن سکتا ہے۔ اگر والدین مثال کے طور پر بے ورزگاری کا شکار ہوں، ویزے کی غیر یقینی صورتحال ہو، کم جگہ پر زیادہ افراد رہائش پذیر ہوں، اپنے ملک میں ہوٹراؤما کے غیرعلاج شدہ اثرات ہوں یا ہجرت کے اثرات، بیماری، یا شریک زندگی کے مابین جھگڑے وجہ ہوں تو والدین اکثرتشدد کرنے لگتے ہیں۔ بے یار و مدد گار محسوس کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسے آپ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکیں۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ نہ چاہتے ہوئے، بغیر سوچے سمجھے۔ لا چارگی ایسے بھی ہوتی ہےکہ انسان کسی معذوری کے ساتھ بچے کی دیکھ بھال کی وجہ سے اپنے ممکنہ صلاحیتوں اور طاقت کی سرحدوں کو چھو لے۔

بنیادی طور پر آپ کو اس بات سے مدد مل سکتی ہے کہ آپ اگلے جھگڑے سے قبل آپ یہ سوچیں کہ آپ بغیر تشدد کے کس طرح کا رویہ اپنا سکتے ہیں؟ اسٹریس کی صورت میں کمرے سے باہر چلے جانا بھی مددگار ثابت ہوسکتاہے۔ اور دس سے بیس دفعہ گہری سانس لینا چاہیئے۔ گھریلو تناو کے بہت زیادہ مشکلات اور دباو کی صورتحال میں یہ بہتر ہوگا کہ کسی مشاورتی آفس، قانونی مدد پہچانے والے ادارے یامشاورتی آفس کے ساتھ رابطہ کیا جانا چاہیئے۔ ایسی مدد دوستوں اور رشتہ داروں سے بھی لی جاسکتی ہے۔

ہم بچوں کی کس طرح تربیت کر سکتے ہیں کہ وہ مضبوط شخصیت کے مالک بنیں؟

والدین کا بچوں کو ان کی نشوونما اور صحت مندانہ پروان چڑھانےکے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو پیار محبت پالیں اور ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں اور اس کے ساتھ اس بات کا خیال رکھیں کہ:

بچوں کی تعریف کریں۔ بچوں کو تقویت پہنچائیں، ان پر توجہ دیں، ان کی بات غور سے سنیں، انھیں دلاسہ دیں، انھیں بازوں میں بھریں اور لڑائی جھگڑے کے دوران بچوں کی بے عزتی نہ کریں۔

ہجرت اور نقل مکانی کے بعد ہمیں تربیت کے معاملے میں کیا کچھ جاننا چاہیئے ؟

کسی دوسرے ملک میں ہجرت کرنے سے بہت سارے مسائل بھی جنم لیتے ہیں. جس کے اثرات بچوں کی تربیت پر بھی پڑتے ہیں. اکثر اوقات خاندان کے افراد ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں چونکہ خاندان کے کچھ افراد اپنے ہی ملک میں رہ جاتے ہیں یا ہجرت کے سفر کے دوران بچھڑ جاتے ہیں. اور خاندان دوبارہ یکجا ہونا بھی بہت سارے مسائل جنم لیتے ہیں.خاندان کے اندر تربیت کے امور اور کردار کو از سر نو ترتیب دینا پڑتا ہے. اور ایسی صورت میں بچوں کی ان کی عمروں کے مطابق دیکھ بھال کرنی چاہیئے.

اپنی ذاتی، خاندانی تصورات، بچوں کی تربیت سب کچھ معاشرتی اقدار، تمدنی اور مذہبی اس کے علاوہ بچپن میں ہونے والے تجربات پر ہی منحصر کرتی ہیں. ہجرت کے وقت ان سب رسوم کو ساتھ لیکر چلاتو جاتا ہے مگر کسی دوسرے نئےملک میں ان تمام رویے، رسم و رواج مکمل طریقے سے عمل نہیں کیا جاسکتا چونکہ وہاں کے اپنے قانونی تقاضے اور معاشرتی نظام کے ساتھ منطبق نہیں ہوتے. چنانچہ خاندان کے اندر رائج اپنے ملک سے لائے گئے رسم و رواج اور خاندان کے باہر دی جانے والی ہدایتوں کے مابین ایک تناو کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے. مثال کے طور پربچوں کو اپنے گھروں میں دی جانے والی تربیت کے بجائے اسکولوں اور کنڈرگارٹن میں دی جانے والے تصورات اور دی جانیوالی ہدایات پر عمل کر نا پڑ تا ہے. جب کہ بچوں بہت جلد اور آسانی سے نئے ماحول میں خود کو ڈھال لیتے ہیں، ان دی جانے والی ہدایات پر بخوشی عمل کرتے ہیں اور نئے ملک میں رائج زبان بھی اپنے والدین کے مقابلے میں جلدی سیکھ جاتے ہیں.

والدین اگر اپنے ملک سے ساتھ لائے ہوئے تصورات اور رسم و رواج پر سختی سے قائم رہیں اور نئے ملک اور ماحول میں رائج دستور کوجانے اور انہیں سیکھے بغیر تو ایسی صورت میں خاندان کے اندر مسائل کھڑے ہوجاتے ہیں. اس کا سب سے زیادہ اثر بچوں پر پڑ تا ہے. جو گھریلو اور گھر کے باہر رائج ہدایات و رسم ورواج، جو کہ از خود ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں کے مابین بچوں کو فیصلہ کرنا پڑتا ہےکہ کس پرعمل کریں. ایسے بچے جو مختلف تہذیبوں کی دنیا میں پلتے بڑھتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح گھریلو اور باہر کی دنیا کے درمیان توازن قائم کر سکیں.

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھریلو رسم رواج کے علاوہ باہر کی دنیا میں روائج تصورات کی جان کاری کریں اور بچوں کی اس سلسلے میں مدد کریں کہ وہ کس طرح یہ توازن پیدا کریں. ایسا بالکل نہیں ہے کہ اپنے سابقہ ملک و ماحول سے لائے گئے سارے مروجہ رسم و رواج مکمل طور پر درست یا غلط ہوتے ہیں اور یہی بات نئے ملک میں رائج تصورات کے بارے میں بھی کہا جاسکتا ہے. اور سابقہ ملک اور نئے .ماحول کے تصورات میں توازن پیدا کرکے مناسب رویہ اختیار کرنے کے سلسلے میں تربیتی مراکز، کنڈر گارٹن اور اسکول میں متعین تربیتی عملے اور استادوں یا استانیوں سے مدد لی جاسکتی ہے.

اس طرح کی بات چیت کو کنڈرگارٹن، اسکول یا فنی تعلیم کا اسکول مثبت جان کر آپ سے بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں مزید مدد کی اہمیت کا اندازہ لگاتا ہے. جس سے کافی بات چیت ہوتی، مسائل کی بابت مذاکرات ہوتے ہیں اور یوں مل جل مسائل کے حل تلاش کیے جاتے ہیں. اور جب اس طرح سے مل جل کر مسائل کے حل تلاش کیے جائیں تو پھرغصہ، پریشانی، بے عزتی لاپرواہی اور ناکامیاں خود ہی ختم ہوتی جاتی ہیں.اور برعکس اس کے صحت مندانہ، خوشگوارانہ ماحول میں مضبوط ت توانا بچے اور نوجوان پروان چڑھتے ہیں. جن پر والدین فخر کرتے ہیں. اور مطمین رہتے ہیں. والدین بچوں کی سمجھ بوجھ کے ساتھ تربیت بچں کی تربیت کرنے میں آسانیاں پاتے ہیں اور بچے جن کو سمجھا جاتا ہے اور والدین کی مکمل تائید ملتی ہے.

4. جرمنی میں تحفظ اطفال

روزمرہ زندگی میں گھریلو ماحول میں مل جل کر رہتے ہوئے سب کچھ بغیر کسی مسلے مسائل کہ صرف درست خطوط پر ہی نہیں چل رہا ہوتا . بلکہ اکثر اوقات اختلافات یا تشدد کے مضمرات یا زندگی کے مشکل صورتحال سے بھی خاندانوں کو نبرد آزما ہونا پڑتا ہے. ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ مرکوزہ خاندان مشاورتی، مددگاری اور تربیتی مراکز سے مدد لی جائے. جرمنی میں اس سلسلے میں بے شمار ادارے مختلف طرح کی مدد فراہم کرنے کو تیار رہتے ہیں. ایسی کسی بھی مدد کو لینے سے ویزے یا سیاسی پناہ کے کیس پر کوئی منفی اثر بالکل نہیں پڑتا.

مدد کہاں سے لی جاسکتی ہے؟

مشاورتی پیشکش

مشاورت کا مطلب ہے کہ کسی ماہر کے ساتھ اپنی صورتحال یا خاندانی صورتحال کے بارے میں بات چیت کی جائے اور صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے امکانات تلاش کیے جائیں.ایسی مشاورتی مدد ذاتی طور پر مل کر، ٹیلفون پر، ای میل کے ذریعہ یا چیٹ کی صورت میں کیا جاسکتا.

جرمنی میں کل 1000 مشاورتی مراکز ہیں جو مختلف طرح کے مشاورتی مدد پیش کرتے ہیں. جوکہ خاندانی اور تربیتی مسائل پر مرکوز ہوتے ہیں. ان میں سے بعض ہجرت اور نقل مکانی سے متاثرہ خاندانوں کے لیے خصوصیت سے مشاورت دیتے ہیں. ایسی مشاورتی پیشکش مفت فراہم کی جاتی ہے. اس کے علاوہ شریک سفر کے جھگڑے یا ازدواجی زندگی کے مسائل کے سلسلہ میں بھی ان مشاورتی اداروں کی خدمت حاصل کی جا سکتی ہیں جو خاص عائلی زندگی کے مسائل کے حل پر دسترس رکھتے ہیں .

مشاورتی اداروں سے منسلک افراد پر معاملات کی پردہ پوشی کا قانون لاگو ہوتا ہے. وہ تمام باتیں اور گفتگو جو بات چیت یا ای میل کے تبادلے کے دوران کی جائیں انہیں خفیہ رکھا جانا ضروری ہوتا ہے. صرف ایسی صورت میں جبکہ بات چیت سے یہ ماہرین یہ نتیجہ نکالیں کے بات چیت کرنے والے فرد کی زندگی کو کوئی شدید قسم کا خطرہ لاحق ہو یا کسی بچے کے لیے کسی قسم کے خطرات ہوں تب ہی اس پردہ پوشی سے رو گردانی ممکن ہے. اگر اس سلسلے آپ کسی غیر یقینی کا شکار ہوں تو بات چیت سے قبل ہی اس بات کا پتہ کرلیں کہ بات چیت سے کون کون سی اطلاعات آگے دی جاسکتی ہے. علاوہ ازیں ایسے بھی مشاورتی کانسل ہیں جنھیں اپنا نام پتہ بھی بتانا ضروری نہیں ہوتا اور ایسی صورت میں بات خفیہ رہتی ہے.

بچوں کے ڈاکٹر یا ڈاکٹرنیاں

غیر یقینی صورتحال یا بچوں کے رویوں میں کسی طرح منفی تبدیلی دیکھنے میں آئے تو پھر ایسی صورت میں بچوں کے ڈاکٹر سے بات کیا جانا چاہیے.

مثال کے طور پر نومولود بچہ مستقل بہت چیخے یا بالکل بات چیت نہ کرے، بچے بہت غصہ اور ضد کریں یا ان میں کوئی معذوری ہو تب بھی.

تشدد سے پاک تربیت کے لیے کورسز

بہت سارے مقام پر ایسے تربیتی پروگرام کی پیشکش کی جاتی ہے جس میں والدین یہ سیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح بچوں کی بغیر تشدد کے تربیت کی جاسکتی ہے. یہاں انہیں بچوں کی نشونما اور ان کی ضروریات بتائی جاتی ہیں. مشکلات میں مناسب رویہ اپنانے اور تشدد کے استعمال کے بغیر مسائل کے حل طریقے بتائے جاتے ہیں. ساتھ ساتھ دوسرے والدین کے ساتھ ان کے تجربات سے آگاہی اور ایک دوسرے سے تبادلہ کا موقع بھی ملتا ہے. بعض کورس خاص ہجرت کے تجربات رکھنے والے والدین کے لیے پیش کیا جاتا ہے.

نفسیاتی علاج

اگر والدین نفسیاتی طور پر بہت زیادہ پریشان ہوں تو انہیں نفسیاتی علاج کی ضرورت ہوتی ہے. ان کی وجوہات مثال کے طور پر یہ ہو سکتے ہیں: بچپن کے ان کے اپنے تلخ تجربات، تشدد یا جنگ کے تجربات، بہت زیادہ اداسی اور عدم اعتمادی اور الکحل کا ناجائز استعمال دواوں یا منشیات کا استعمال. نفسیاتی علاج کے لیے اپنے معالج سے اس کی ضرورت کا ماننا اور اسے تجویز کرنا ضروری ہے. اور تب ہی اسے میڈیکل انشورنس کمپنی اس کے اخرجات خود اٹھاتی ہے. علاج معالجے میں یہ سیکھا جاسکتا ہے کہ تکلیف دہ تجربات، جذبات اور سوچ سے کس طرح چھٹکارا پایا جاسکتا ہے تاکہ روز مرہ زندگی کو بہتر طریقے سے گزارا جاسکتا ہے اور بچوں کی تربیت بھی دوبارہ سے ممکن ہوسکتی ہے.

ہنگامی حالت میں مدد

انتہائی پر تشدد صورتحال میں پولیس کو 110 نمبر پر مطلع کیا جاسکتا ہے. بچے بھی کرسکتے ہیں. پولیس اس بات کی پابند ہے کہ فوری طور پر پہنچے اور متعلقہ فرد کو تحفظ دے.

گھرانے میں تشدد کے واقعات کی صورت میں پولیس متشدد فرد کو 14 دنوں کے لیے اکھٹے رہنے والے گھر سے (مشترکہ مکان سے) نکال دے سکتی ہے (داخلہ ممنوع). پولیس ایسے کسی متشدد فرد کو تھانے میں بند بھی کرسکتی ہے تاکہ داخلہ ممنوع برائے رہائش پر عملدرآمد ہوسکے.

اگر کوئی شخص تعزیراتی قوانین کے تحت مجرمانہ حرکت کرے تو پولیس کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ شخص مذکورہ کے خلاف پرچہ کاٹے.

بچے اور نوجوانوں کے مدگار ادارے کس قسم کے تعاون کی پیشکش کرتے ہیں ؟

والدین کی تربیتی اور بچوں کی دیکھ بھال کے مراحل میں تعاون کرنے کے لیے اور بچوں کی صحت مندانہ نشونما کو یقینی بنانے کے لیے، سرکاری سطح پر قانونی جواز کے ساتھ تعاون کی پیشکش کی جاتی ہے. «بچوں کی تربیت میں مدد» ملکی شہری قوانین کی کتاب میں بچوں اور نوجوانوں کی مدد کے باب (VIII SGB) میں درج ہے. جب والدین یہ محسوس کریں کہ انہیں بچوں کی پرورش میں کسی قسم کی مدد درکار ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے دفتر Jugendamt میں تربیت کے لیے مدد کی درخواست پیش کر سکتے ہیں

تعاون اپنے طریقے اور مقدار میں بہت مختلف ہو سکتا ہے اور ہر خاندان کی ضرورت کے مطابق طے کیا جاسکتا ہے. مثال کے طور پر یہ مدد بچوں کا کسی سماجی تربیتی گروپ میں شمولیت کی شکل میں ہو سکتا ہے. یہ تعاون کل گھرانے کا کسی سماجی تربیتی گروپ میں شمولیت کی شکل میں ہو سکتا ہے. جسے کوئی ماہر پیش کرے اور وہ خاندان کو ان کے گھر پر ہفتے میں کئی بار ملنے آسکے. ایسا کوئی ماہر خاندان کو تربیت، روزمرہ کے مسائل، بچوں کے اختلافات کے حل کی تجاویز، سرکاری اداروں یا محکموں سے رابطے میں تعاون کی خدمات پیش کرسکتا ہے. یہ جا

ننے کے لیے کہ آیا مدد کی ضرورت ہے یا کس قسم کی مدد کی ضرورت ہے ایک مشاورتی بات چیت ضروری ہے جس میں خاندان اور بچوں کی صورتحال، ممکنہ حل اور مختلف تعاون لی پیشکش پر تفصیلی بات چیت کی جاتی ہے. ایسی مشاورتی ملاقات متعلقہ دفتر برائے نوجوانان میں رکھی جاتی ہے. جہاں ایسی کسی ملاقات کے لیے وقت لیا جاسکتا ہے. عموما» ایسے ذمہ دار شعبے ....کہلاتے ہیں یاپھر....کہلاتے ہیں. ایسی بات چیت کی وجوہ پر ان دفتر برائے نوجوانان کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ بچوں کو خاندان سے لے لیں، تا آں کہ بچوں کی صحت و زندگی کے لیے پائے جانے والے خطرات کافی بڑے ہوں.

یوگنڈ امٹ، محکمہ برائے نوجوانان کو کب مداخلت کرنے کی اجازت ہوتی ہے ؟

سرکار کو بنیادی قوانین کے (آرٹیکل 6 حصہ 2 جملہ 1) میں لکھے یا شہری قوانین کی کتاب میں درج قانون(پیراگراف 1666) کے تحت محکمہ برائے نوجوانان یا عدالت برائے عائلی مسائل کے ذریعہ والدین کو بتا سکتی ہے کہ کن صورتحال میں بچے کو اشد خطرات کا سامنا ہے. والدین ازخود ان خطرات کا مدوا خود نہیں کرسکتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں.

(§ 1666 BGB) ان دی جانیوالی ہدایات کا اطلاق شہری قوانین کی کتاب کے (پیرگراف 1666 کے تحت کچھ یوں ہو سکتا ہے.

- عوامی امداد مثال کے طور پر بچوں، نوجوانوں اور خاندان کی مالی امداد یا صحت سے متعلقہ امداد(مثال کے طور پر صحت کے احتیاطی ٹسٹ) جن کا کرایا جانا لازمی ہو.
- والدین کو اس بات کا یقینی بنانا کہ بچے ماسوائے بیماری کے حالت کے روزانہ پابندی سے اسکول جائے.

بچوں کو اپنی سرپرستی میں لینا یعنی اپنے گھرانے سے نکال لینا بالکل ہی بہت مشکل حالت میں وقوع پذیر ہوتا ہے. والدین سے بچوں کا رابطہ ان کی نشوونما کے لیے بے حد ضروری ہوتا ہے اسی لیے محکمہ برائے نوجوانان کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے تمام امکانات اور تعاون کو بروئے کار لاکر اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں اور بچے کی سرپرستی لینے سے ممکنہ حد تک اجتناب کریں.

محکمہ برائے نوجوانان کی مداخلت کا تعزیراتی قوانین سے کوئی واسطہ نہیں. محکمہ برائے نوجوانان بنیادی طور پر کسی پرچے کٹانے کا ذمہ دار نہیں.

خلاصہ

شہری قوانین کی کتاب
(Bürgerliches Gesetzbuch (BGB))

اس میں تمام نجی معاملات کے عام قوانین اورعام انسانوں کے ذاتی نوعیت کے معاملات جو جرمنی میں مقیم ہوں، کی قانونی شقیں لکھی ہیں. اس میں عائلی قوانین درج ہیں. شادی بیاہ کے معاملات طلاق کے مسائل. والدین کے حقوق و ذمہ داری سب کچھ یہاں بیان کیے گئے ہیں. تمام کے تمام شہری قوانین کا متن انٹر نیٹ پر موجود ہے. اور جرمن زبان اور انگریزی زبان میں.

www.gesetze-im-internet.de/bgb/ جرمن زبان میں

https:// www.gesetze-im-internet.de/englisch_bgb/index.html

انگریزی زبان میں

بنیادی قوانین
(Grundgesetz (GG)

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے آئین میں تمام اہم سرکاری سسٹم اور اہم فیصلے اس آئین کے تحت کیے جاتے ہیں.جرمنی میں دیگر رائج قوانین سے یہ آئین بالاتر ہے. تمام بنیادی قوانین کو انٹرنیٹ پر دیکھا جا سکتا ہے. جرمن زبان میں، اور ان کے تراجم عربی، چینی، انگریزی، فرانسیسی، اطالوی، فارسی، پولش، روسی، سربیائ، اسپینی، اور ترکی زبانوں میں دستاب ہیں جن کا نیچے لکھے لنک پر جاکر مطالعہ کیا جاسکتا ہے

www.bundestag.de/grundgesetz

www.spd.de/standpunkte/alte-unterseiten/fuer-unser-land-menschlich-und-weltoffen/grundgesetz-in-elf-sprachen

سماجی قانون کی کتاب
(Sozialgesetzbuch (SGB))

کے زیر عنوان جرمنی سماجی قوانین، سرکاری سطح پر مہیا کی جانیوالی معاونت، مالی امداد جیسے مسائل کا احاطہ اور ان کا طریقہ کار متعین کرتا ہے. تاکہ لوگوں کے لئے ایک باوقار زندگی ممکن ہو سکے، باوجود اس کے کہ وہ اپنے قوت بازو سے زندگی کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہوں. بچوں، نوجوان، نوکری اور سماجی بہبود کی امداد ان کی مثالیں ہیں.

تعزیراتی قوانین
(Strafgesetzbuch (StGB))

ان کا اطلاق جرمنی وقوع پذیر ہونے والے جرائم اور اس کے تدارک کے لیے دی سزاوں پر ہوتا ہے. تعزیراتی قوانین بھی انٹرنیٹ پر پڑھنے کے دیکھا جاسکتا ہے. جس کا لنک یہ ہے. جرمن زبان میں اور انگریزی میں بھی.

https://www.gesetze-im-internet.de/stgb/index.htmlwww.gesetze-im-internet.de/englisch_stgb/index.html

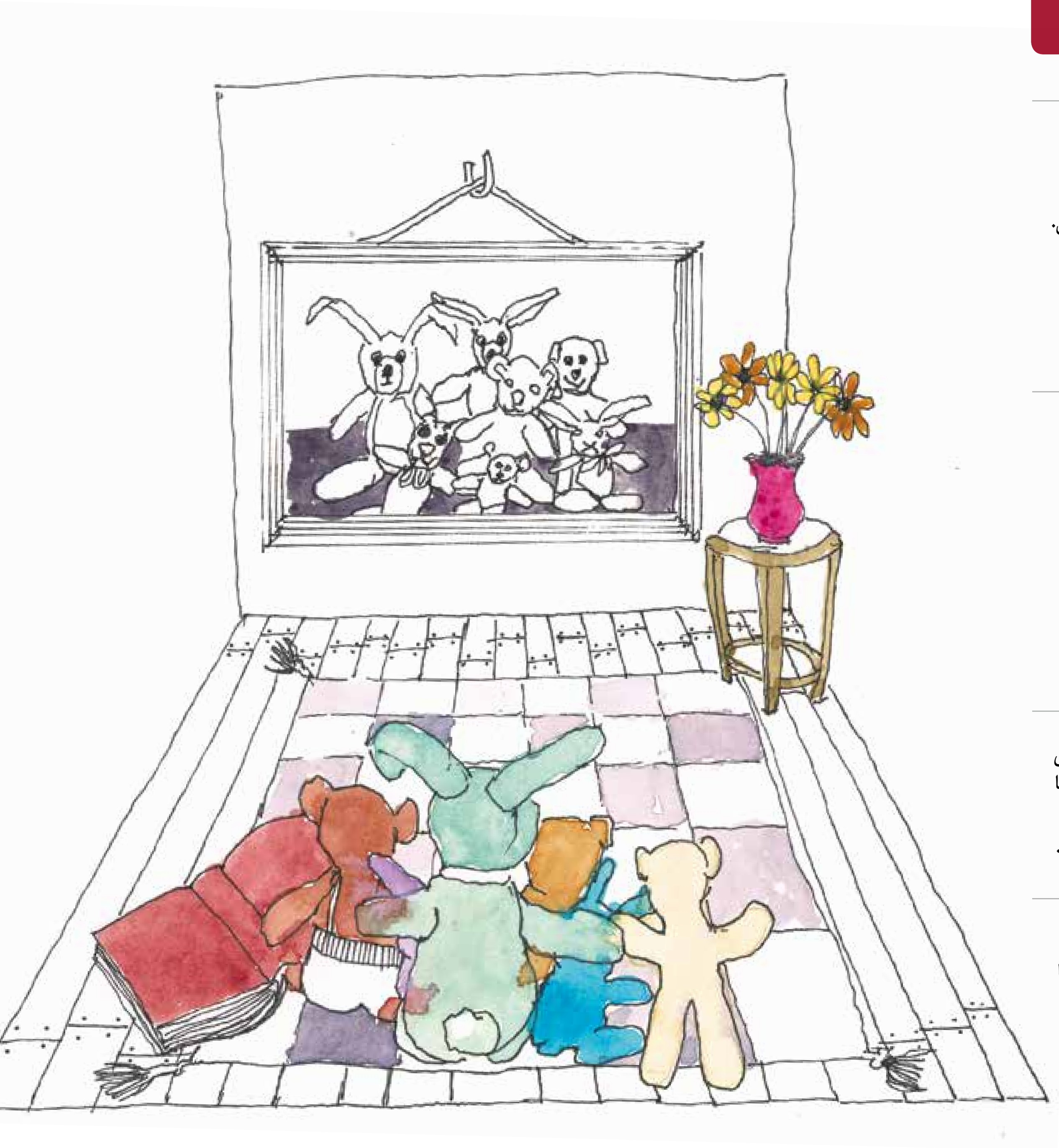

اہم پتے جن پر رابطہ کیا جانا ممکن ہے

إدارات استشارة

Bundeskonferenz für Erziehungsberatung e.V.

https://www.bke.de

یہاں تربیت اور خاندان جیسے موضوع پر مقامی مشاورتی اداروں کے پتے ڈھونڈے جاسکتے ہیں. اور ہجرت کرکے آنیوالے خاندان یہاں اپنی مادری زبان میں بھی ایسے مشاورتی ادارے ڈھونڈ سکتے ہیں.

Deutsche Arbeitsgemeinschaft für Jugend- und Eheberatung e.V.

https://www.dajeb.de/beratungsfuehrer-online/beratung-in-ihrer-naehe/

اس پتے پر ایسے مشاورتی اداروں کے پتے تلاش کیے جاسکتے ہیں جن سے ذاتی طور پر یا ٹیلی فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے. مثال کے طور پر علیحدگی، طلاق اور کسی بھی قسم کے تشدد کا شکار ہونے کی صورت میں مثال کے طور پر رابطہ کیا جاسکتا ہے.

Elterntelefon والدین کا فون پر رابطہ

www.nummergegenkummer.de/elterntelefon.html

فون نمبر: 0800 111 0 550

سوموار تا جمعہ 9 بجے سے شام 5 بجے

نامعلوم طریقے سے یعنی اپنا نام پتہ بتائے بغیر جرمن زبان میں پریشانی کی وجہ سے، تربیت کے مسائل کے لیے اور خانگی مسائل کے حل کی تلاش میں رابطے کیے جاسکتے ہیں. یہیں سے دیگر مشاورتی اداروں سے رابطوں کے پتے بھی مل سکتے ہیں.

Kinder und- Jugendtelefon

بچوں اور نوجوانوں کے لیے ٹیلی فونک رابطہ

https://www.nummergegenkummer.de/kinder-und-jugendtelefon.html

فون: 116 111

سوموار تا سنیچر دن 2 بجے تا شام 7 بجے

بچے اور نوجوان جرمن زبان میں اپنی پریشانیوں اور سوالات کے جواب یہاں جرمن زبان میں حاصل کر سکتے ہیں. یہیں سے دیگر مشاورتی اداروں سے رابطوں کے پتے بھی مل سکتے ہیں.

Elternsein Info

والدین کی ذمہ داری

https://www.elternsein.info

حاملہ خواتین اور تین سال تک کے بچوں کے والدین کے لیے

Online-Beratung für Eltern durch die Bundeskonferenz für Erziehungsberatung

آن لائن مشاورت وفاقی تربیتی کانفرنس برائے والدین کے ما تحت مشاورت برائے تربیت

https://eltern.bke-beratung.de/views/home/index.html

نامعلوم طریقے سے یعنی اپنا نام پتہ بتائے بغیر جرمن زبان میں تربیت کے مسائل کے، خاندان، کنڈرگارٹن، اسکول اور بلوغت کو پہنچنے والے نوجوانوں کے مسائل کے حل کی تلاش میں رابطے کیے جاسکتے ہیں.

Online-Beratung der Caritas für Eltern und Familien

کا ریٹاس آن لائن مشاورت برائے والدین و خاندان

https://www.caritas.de/hilfeundberatung/onlineberatung/eltern-familie/start

بلا معاوضہ اور نامعلوم، آن لائن جرمن زبان میں تربیت، خاندان، کنڈرگارٹن، اسکول اسکول اور بلوغت کو پہنچنے والے نوجوانوں کے مسائل کے حل کی تلاش میں رابطے کیے جاسکتے ہیں.

Eltern-Informationsbriefe zu Erziehungsthemen

والدین کے اطلاعی خطوط برائے تربیت کے موضوعات

https://www.ane.de/download

یہ خطوط ایک نئی تربیتی مرکز نامی تنظیم کی جانب سے وہ معلومات بہم پہنچاتے ہیں جو بچوں کی اپنی عمروں کے مطابق تربیت کے لیے ہوں. بلامعاوضہ ترکی اور دیگر زبانوں میں ڈاون لوڈ اور منگوائے جاسکتے ہیں.

Eltern-Informationsfilme zum deutschen Bildungssystem

یہ مختصر فلمیں ایک نامی تنظیم کی جانب سے والدین اور 10 سال کے بچوں کے لیے جرمنی کے تعلیمی نظام کے سلسلے میں درج ذیل زبانوں میں پیش کی گئی ہیں.

عربی، جرمن، انگریزی، فرانسیسی، اسپینی اور ترکی

اطلاعی لنک یہ ہے

vimeo.com/channels/fmdvids/222248624

„International Rescue Committee“

نامی تنظیم کی جانب سے مختص فلمیں اور عام مشکل صورتحال برائے تعلیمی صورتحال پیش کی جاتی ہیں اور تجاویز پیش کی جاتی ہیں.

زبان انگریزی

Eltern-Kurse

والدین کے کورس

اطلاعات اور ویڈیو فلمیں برائے جرمنی میں والدین کے کورس درج ذیل لنک پر دیکھے جاسکتے ہیں

https://elternkurse.com/

Kurs „Starke Eltern – Starke Kinder“

کورس توانا والدین تندرست بچے

Deutschen Kinderschutzbund e.V.

نامی تنظیم کی پیش کش لنک کے ذریعہ

www.sesk.de/CONTENT/vorort.aspx

Kurs „Kess erziehen“ für zugewanderte Eltern

کی پیشکش، تعلیمی شعبے سے منسلک افراد کے لیے، لنک (AKF)

https://www.kess-erziehen.de/elternkurse-kess/migration/

معذوری کے ساتھ والے بچوں کے والدین کے لیے

Broschüre „Mein Kind ist behindert – diese Hilfen gibt es“

کتابچہ میرا بچہ معذور ہے ... یہ تعاون ممکن ہے

نامی تنظیم کی جانب سے یہ کتابچہ مطلع کرتا ہے کہ کون کون سی مالی امداد جرمنی میں معذوری کے ساتھ رہنے والے افراد کی دی جاتی ہیں. اسے جرمن، ترکی، روسی، عربی اور ویتنامی زبانوں میں ڈاون لوڈ کیا جاسکتا ہے. لنک

https://bvkm.de/ratgeber/mein-kind-ist-behindert-diese-hilfen-gibt-es-in-mehreren-sprachen/

Broschüre „Das deutsche Betreuungsrecht“

کتابچہ جرمنی کے علیحدگی کے قوانین

نامی تنظیم یہ مکمل اطلاعات فراہم کرتی ہے . عربی. انگریزی، فرانسیسی، یونانی، اطالوی، پولش، روسی، سربیائ، اسپینی اور ترکی زبانوں میں ڈاون لوڈ کیا جاسکتا ہے. لنک

https://itb-ev.de/broschueren

تشدد سے پاک تربیت اور بچوں کے حقوق جرمنی میں. تربیت کے ذمہ افراد جوکہ ہجرت کرکے آئے ہوں ان کی مشاورت کے لیے

یہ مشاورتی کتابچہ تشدد سے پاک تربیت اور جرمنی میں بچوں کے حقوق کے موضوع پر اطلاعات بہم پہنچاتا ہے. اس کتابچے سے ہجرت کرکے جرمنی میں نئے آنیوالے خاندان کے تربیت کے ذمہ دار افراد سے رجوع کرنا چاہتے ہیں.

اس سلسلے میں ہم درج ذیل اطلاعات فراہم کرنا چاہتے ہیں.

- تشدد کی شکلیں اور ان کے نتائج
- طفلگی اور نوجوانی تک کی نشوونما کا دور
- نشوونما کو بڑھاوا دیتی تربیت کے ذرائع

والدین اور تربیت کے ذمہ دار افراد کی مدد کے لیے ایسے پتے جہاں مدد فراہم کی جاتی ہیں. یہ کتابچہ جرمنی بھر میں ایک پرجیکٹ بنام „MiMi-Gewalt prävention mit Migrantinnen für Migrantinnen“ می می تشدد، مہاجروں کی مدد مہاجروں کے ساتھ کے لیے تیار کیا گیا ہے اور عربی، بلغاریوی،دری، جرمن،انگریزی، فارسی، فرانسیسی،کردی،پشتو،پولش،روسی،سربیائی، بوزنیائ، کروشیائی ہسپانوی اور ترکی زبانوں میں دستیاب ہے . ویب سائٹ کے لیے لنک یہ ہے.

www.mimi-gegen-gewalt.de | www.mimi-bestellportal.de

تم التشجيع من قِبَل:

Die Beauftragte der Bundesregierung für Migration, Flüchtlinge und Integration

Ethno-Medizinisches Zentrum e.V.

DHBW Duale Hochschule Baden-Württemberg Villingen-Schwenningen Department of Mental Health and Addiction

AJC Berlin Ramer Institute

Landkreis Marburg Biedenkopf

ANKOMMEN Netzwerk für Geflüchtete

Sächsische Landesvereinigung für Gesundheitsförderung

Kreis Gütersloh weltgewandt & bodenständig

KL Stadt Kaiserslautern

AWO Interkulturell Vielfalt verbindet!

تم تقديم الدليل الارشادي هذا من قِبل: